کو چیچنیا میں 'کسی سربیا کو بوسنیا میں 'کسی بھارت کو کشمیر اور خود بھارت میں ' مسلمانوں پر ہاتھ اٹھانے کی جرات نہ ہو۔ فلسطین کے مسئلہ کا حل بھی اسی نسخہ میں ہے۔ پچاس سال سے امریکہ کے آگے ناک رگڑنے سے کیا ملا ہے؟ رب کائنات سے جڑ کر 'ملت واحدہ بن کر بھی دیکھیں۔ عرب ممالک کی کانفرنس کا نقطہ آغاز ثابت ہو 'اب بھی آنکھیں کھل جائیں تو امت مسلمہ کے درخشاں مستقبل کے لیے اس سے زیادہ خوشگوار علامت اور کیا ہو سکتی ہے۔

سعودی عرب میں بم دھماکہ

مسلم سجاد

۲۶ جون کو سعودی عرب کے شہر الخبر کے کنگ عبدالعزیز ایر بیس کے بم دھماکہ میں ۲۳ امریکی فوجی ہلاک اور سیکڑوں زخمی ہو گئے۔ سعودی عرب میں گذشتہ سات ماہ میں یہ دوسرا بم دھماکہ تھا۔ پہلا بم دھماکہ جو سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض میں ہوا تھا اس میں ۵ امریکی فوجی ہلاک ہو گئے تھے۔ اس بم دھماکہ کے الزام میں جن افراد کو گرفتار کیا گیا تھا ان کے سربر سرعام قلم کر دیے گئے ہیں۔

سعودی عرب جیسے پرامن 'جنگ و جدال' ہنگامہ آرائی اور دہشت گردی سے پاک ملک میں صرف سات ماہ کے عرصے میں دو بار امریکی شہریوں کو نشانہ بنانے کی ان کارروائیوں کو بنیاد پرستوں کی دہشت گردی کہہ کر اصل مسئلہ سے صرف نظر نہیں کیا جا سکتا۔

کویت اور عراق کے درمیان تنازعہ کو بھڑکا کر امریکہ نے اقوام متحدہ اور اپنے حلیف مغربی ممالک کی مدد سے اس خطہ میں اپنے قدم جس طرح جمائے ہیں اس نے اسلام اور عالم اسلام کے ہر خیر خواہ کو پریشان کر دیا ہے۔ خلیج کی جنگ میں بظاہر کویت اور دیگر ممالک کا نجات دہندہ بن کر امریکہ نے نہ صرف اپنی لڑکھڑاتی ہوئی معیشت کو سنبھالا بلکہ اپنے ناکارہ اسلحہ کو بھی لاکھوں ڈالر کے عوض سعودی عرب اور کویت کے ہاتھ بیچ کر ٹھکانے لگا دیا۔ ساتھ ہی اس خطہ کا پولیس مین بن کر ہزاروں کی تعداد میں اپنی افواج کو کویت 'سعودی عرب کے ساتھ ساتھ خلیج میں اتار دیا۔ مقصد نام نہاد عراقی جارحیت کو روکنے کے بہانے امریکہ اور اسرائیل کے مفادات کا تحفظ تھا۔ اب بھی صرف سعودی عرب میں ۵ ۳ ہزار فوجی اور فضائیہ کا ونگ ۴۴۰ ' ۳ ہزار عملہ کے ساتھ ہروقت موجود ہے۔

۹۱ - ۱۹۹۰ سے امریکہ و دیگر ممالک کی افواج کا سارا بوجھ سعودی عرب اور خلیج کے دیگر عرب ممالک کے حصہ میں آیا ہے۔ نتیجتاً "وہ ملک جو تیل کی دولت سے مالا مال تھا' آج اس کا اپنا بجٹ بھی

خسارے کا شکار ہے۔

معیشت کی تباہی کے ساتھ ساتھ امریکی افواج میں خواتین کی موجودگی' عریانی اور مغربی تہذیب کے بے محابا مظاہرے' نیز سعودی ٹی وی پر امریکی پروگرام' وہ دیگر اسباب ہیں جس نے سعودی عرب کے علما اور اسلام کا درد رکھنے والوں میں بے چینی و اضطراب پیدا کر دیا۔ سعودی عرب کے انتظامی معاملات میں امریکی مداخلت بھی کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ موجودہ واقعہ کے بہانے امریکہ نے اپنی انٹیلی جینس کی پوری بٹالین سعودی عرب میں اتار دی۔ شاہ فہد کے بعد سعودی عرب کا حکمران کون ہو' یا شاہ فہد کی علالت کے دوران ملک کا انتظام و انصرام کون سنبھالے' یہ بھی امریکی منشا کے خلاف طے نہیں ہو سکتا۔ اس خطہ میں امریکی تسلط نے اسرائیل کو اپنا اثر و رسوخ بڑھانے نیز عربوں کو قابو میں کرنے کا پورا موقع فراہم کر دیا ہے۔ جو اسرائیل سینے میں خنجر کی طرح کھٹکتا تھا' اب اس سے پینگیں بڑھانے کی صرف باتیں ہی نہیں ہو رہی ہیں بلکہ یہودیوں سے تجارتی و دیگر تعلقات استوار کرنے کے لیے شرعی جواز بھی تلاش کیے جا رہے ہیں۔

سعودی عرب کو مقامات مقدسہ اور تاریخی پس منظر کی وجہ سے مسلمانوں میں جو منفرد مقام حاصل ہے' اس کی بنا پر عالم اسلام کے مسلمانوں کا امریکہ کی اس خطے میں موجودگی پر تشویش میں مبتلا ہونا ایک فطری امر ہے۔

اس تشویش ناک صورت حال پر سعودی عرب کے علما اور دینی طبقے میں ۹۱-۱۹۹۰ سے ایک لاوا پک رہا تھا۔ پہلے دبے دبے لفظوں میں علما نے اس پر آواز اٹھائی لیکن جب حکومت کے کان پر جوں نہیں رینگی تو جمعہ کے خطابات کے ذریعہ عوام الناس کو پیش آمدہ خطرات سے آگاہ کیا گیا۔ لیکن حکمرانوں نے علما و صلحا کی بات کو تسلیم کرنے کے بجائے انھیں جیلوں میں ٹھونس دیا۔ بیشتر کو ان کے عہدوں سے سبکدوش کر دیا گیا۔ کئی لوگوں کو ملک چھوڑ کر دوسرے ملک میں پناہ لینی پڑی۔

امریکہ' مغرب اور اس کے زیر تسلط میڈیا اس کارروائی کو دہشت گردی کا نام دے رہا ہے۔ جو اس سرزمین سے عقیدت رکھتے ہیں' یہ ان کے لیے ایک غور طلب امر ہے کہ جب حکمرانوں کو ان کے غلط اقدام سے باز رکھنے کے لیے پرامن اور جمہوری تمام ذرائع ختم ہو جائیں اور حق گوئی جرم قرار پائے تو اہل ایمان کے پاس اس خطرے سے اسلام اور عالم اسلام کو بچانے کا اور کون سا طریقہ باقی رہ جاتا ہے؟ اب بھی وقت ہے کہ سعودی عرب کے حکمران اپنی رعایا کے غم و غصہ' اضطراب و بے چینی کو کسی سیل رواں میں تبدیل ہونے سے پہلے ہی اصلاح حال کی تدابیر کر لیں۔

سابقہ تجربوں کی روشنی میں یہ بات امریکہ بھی اچھی طرح جانتا ہے کہ عوام کی خواہش کے علی الرغم وہ کسی بھی سرزمین پر اپنا جبری تسلط برقرار نہیں رکھ سکتا۔ ویت نام' ایران اور صومالیہ دور کی

بات نہیں ہیں۔ اس وقت امریکہ کے خلاف مسلمانوں کا غم و غصہ چھوٹی موٹی کارروائیوں تک محدود ہے، لیکن اگر اس نے اس خطے میں اپنے مذموم مقاصد بروئے کار لانے کی کوشش کی تو پھر وہ پورے عالم اسلام کے مسلمانوں کو اپنے خلاف صف آرا پائے گا۔

خدا سعودی حکمرانوں کو حکمت و تدبر سے نوازے اور یہ سرزمین ہر قسم کی ہنگامہ آرائیوں اور فتنہ و فساد سے محفوظ رہے۔

منصورہ ماڈل ڈگری کالج

داخلہ برائے ایف اے، ایف ایس سی

مضامین: پری میڈیکل۔ پری انجینئرنگ۔ جنرل سائنس۔ آرٹس

23 جولائی سے شروع

- تعلیم کے ساتھ تربیت کا منفرد ماحول
- انفرادی توجہ اور مشاورتی رہنمائی
- سائنس کے مضامین کی تدریس بذریعہ پروجیکٹر
- قائدانہ صلاحیتوں کی نشوونما
- کشادہ اور شاندار کیمپس
- این۔سی۔سی کی تربیت

سکالرشپ سکیم

۱- ۷۰۰ سے زائد نمبر حاصل کرنے والے طلبہ کے لئے کالج فیس، میس اور ہاسٹل کے کرایہ کے برابر ماہانہ سکالرشپ (-/۱۵۰۰ روپے)

۲- ۶۵۰ سے ۷۰۰ تک نمبر حاصل کرنے والے طلبہ کے لئے کالج فیس و ہاسٹل کے کرایہ کے برابر ماہانہ سکالرشپ (-/۱۰۰۰ روپے)

۳- ۶۰۰ سے ۶۵۰ تک نمبر حاصل کرنے والے طلبہ کے لئے کالج فیس کے برابر ماہانہ سکالرشپ (-/۵۰۰ روپے)

ہاسٹل میں محدود نشستیں موجود ہیں۔

پرنسپل منصورہ ماڈل ڈگری کالج (لاہور بورڈ سے الحاق شدہ)

وحدت روڈ لاہور نزد چونگی ملتان روڈ فون نمبر : 5410324